REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم پنجشنبہ
۲۷ رجب ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۸ تبلیغ ۱۳۳۶ھ ش ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۵۱

201

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کراچی ۲۶ فروری۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حضور کل ہاکس بے تشریف لے گئے۔ اور تمام دن وہیں قیام فرما رہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اردن نے امریکی اقتصادی امداد قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا

کابینہ میں آئزن ہاور منصوبے پر غور و فکر کے بعد قائم مقام وزیر خارجہ کا اعلان

عمان ۲۷ فروری۔ اردن نے مشرق وسطیٰ کے متعلق صدر آئزن ہاور کے منصوبے پر غور کرنے کے بعد امریکی اقتصادی امداد قبول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا انکشاف اردن کے قائم مقام وزیر خارجہ نے کل عمان میں کابینہ کے اجلاس کے بعد کیا۔ انہوں نے کہا اگر اس امداد کے ساتھ کوئی شرط نہ رکھی گئی۔ تو اردن اسے قبول کر لے گا۔ انہوں نے بتایا کہ کابینہ نے یہ خیال مسترد کر دیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کوئی خلا پیدا ہو گیا ہے۔ کابینہ کے نزدیک عرب ملکوں کا دفاع ان کا اپنا معاملہ ہے۔ اور اس ذمہ داری کو وہ خود ہی بہتر طریق پر ادا کر سکتے ہیں۔

ادھر شاہ حسین نے جو آجکل عرب سربراہوں کی کانفرنس کے سلسلہ میں قاہرہ گئے ہوئے ہیں ان خبروں کی تردید کی ہے۔ کہ وہ صدر آئزن ہاور کے منصوبے کے مخالف ہیں انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ کے اس رویہ کا سب امن پسند ملکوں کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا ہے۔

فضائی حادثے کی تحقیقات کا حکم

رائے چور ۲۶ فروری۔ پنڈت نہرو آج طیارے کے حادثے میں بال بال بچ گئے۔ وہ روس کے تیار کردہ طیارے میں بنگلور سے رائے پور جا رہے تھے کہ طیارے کے ایک انجن میں آگ لگ جانے کی وجہ سے رائے چور کے مقام پر طیارے کو اترنا پڑا۔ بعد میں ایک اور طیارہ حیدر آباد سے بھیجا گیا تھا پنڈت نہرو منزل مقصود پر پہونچے انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق حادثے کی تحقیقات کا حکم دیدیا گیا ہے

عزیز مرزا مجید احمد کے اہل و عیال کی روانگی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے میرا چھوٹا لڑکا عزیز مرزا مجید احمد سلمہ سلسلہ کی خدمت کے لئے گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ گیا ہوا ہے۔ اب اس کی بیوی عزیزہ قدسیہ بیگم سلمہا اور دو خورد سالہ بچے ۲۸ فروری کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ لنڈن سے ہوتے ہوئے گولڈ کوسٹ پہنچیں گے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح خیریت سے لے جائے۔ اور عزیز مجید احمد سلمہ اور اس کے اہل و عیال کے لئے دین اور ان کی عزتوں اور جانوں اور ہر بات کا حافظ و ناصر ہو۔ اور عزیز مذکور اور اس کی بیوی کو اسلام کی بہترین خدمت کرنے اور احمدیت کا اعلیٰ نمونہ بننے کی توفیق دے۔ اور جماعت کے لئے ان کے وجود کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین والسلام

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۶/۲/۵۷

شام میں بارہ اشخاص کو سزائے موت کا حکم

دمشق ۲۷ فروری۔ شام کی فوجی عدالت نے غداری کے الزام میں بارہ اشخاص کو سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔ ان لوگوں پر حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کا الزام تھا۔ فیصلے کے مطابق ۳۰ اور اشخاص کو مختلف میعاد کی سزائیں دی گئی ہیں۔ اور پانچ اشخاص کو بری کر دیا گیا ہے۔ ان سب لوگوں پر فوج کی طرف سے کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔

ملک نون اور ڈلس کی ملاقات

واشنگٹن ۲۷ فروری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون نے کراچی واپس آنے کے لئے لنڈن روانہ ہونے سے قبل واشنگٹن میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے ملاقات کی۔ وہ فرانسیسی وزیر اعظم مسٹر مولے اور وزیر خارجہ موسیو پینیو سے اپنی ملاقات مختصر کر کے ملک نون کی روانگی سے ایک گھنٹہ قبل ان سے ملے۔ یہ ملاقات آدھ گھنٹہ جاری رہی۔ بعد میں ملک فیروز خاں نون نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہم نے مسئلہ کشمیر اور دوسرے عالمی حالات پر بات چیت کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا میں سمجھتا ہوں۔ اقوام متحدہ میں میرا مشن کامیاب رہا ہے میں کراچی جاتے ہوئے ۳ دن لنڈن میں قیام کروں گا۔

پیلاطوس ثانی کرنل ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس لنڈن میں وفات پا گئے

”جب تک دنیا قائم ہے اس وقت تک اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ ہوتا رہے گا“

یہ خبر جماعت میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ کرنل۔ ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای ریٹائرڈ چیف کمشنر جزائر انڈیمان و سابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۷ء کو لنڈن میں وفات پا گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۹۳ سال تھی۔ یہ وہی پیلاطوس ثانی تھے۔ جنہوں نے ۱۸۹۷ء میں امرتسر کے عیسائی مشنری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے اقدام قتل کے مقدمہ میں عدالت گستری اور منصف مزاجی کا نہایت عمدہ نمونہ دکھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بری کر دیا تھا۔ آپ کی وفات کے متعلق مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

”لنڈن ۲۵ فروری ۱۹۵۷ء

کرنل ڈگلس جنہوں نے (عیسائی پادریوں کے جھوٹے مقدمے میں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بری قرار دیا تھا۔ آج یہاں ۹۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

امام مسجد لنڈن“

کرنل ڈگلس موصوف بہت شریف نیک دل اور نہایت انصاف پسند انسان تھے۔ ان کا یہ انصاف کبھی نہیں بھولا جا سکتا۔ کہ جب وہ ضلع گورداسپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھے۔ اور جب عیسائی پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء

عبرت

کچھ روز ہوئے ہم نے الفضل میں ڈاکٹر خلیفہ عبدالحلیم صاحب کے ایک مضمون سے جو ماہنامہ ثقافت میں "ممالک متحدہ امریکہ میں مذہبی زندگی" کے متعلق شائع ہوا تھا۔ حوالہ دے کر بتایا تھا۔ کہ وہاں عام مسلمانوں کی مذہبی زندگی کی کیا پست حالت ہے۔ اور یہ کہ صرف جماعت احمدیہ ہی ایک جماعت ہے۔ جو منظم طور پر وہاں بھی اشاعت اسلام کا کام کر رہی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ مختصر سا مضمون اور بھی کئی ایک پہلوؤں سے بڑا سبق آموز ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ امریکنوں کے مذہبی شوق کے متعلق لکھتے ہیں:-

"ممالک متحدہ کے باشندے اور ان کے مصنفین اکثر یہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ ہم ایک مذہبی قوم ہیں۔ اور ہماری زندگیوں میں مذہب ایک مؤثر محرک ہے۔ اہلِ شرق تو اپنے آپ کو روحانیت کا اجارہ دار سمجھ کر تمام کے تمام مغرب کو خواہ وہ یورپ ہو یا امریکہ محض مادہ پرست اور مذہب سے بیگانہ سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ محض جاہلانہ تعصب کا نتیجہ ہے۔ مغرب مذہب سے بیگانہ نہیں۔ میں نے امریکہ میں جو مذہبی زندگی کے ادارے اور ان کے ماتحت خدمتِ خلق کی کوششیں دیکھیں۔ وہ ہم جیسے مدعیانِ دین کے لئے قابلِ رشک اور قابلِ تقلید ہیں۔ بعض کلیساؤں کی عمارتیں عظمت و جمال میں اپنی نظیر نہیں رکھتیں ہر کلیسا کے ساتھ تعلیمی ادارے وابستہ ہیں۔ عمارتیں اعلیٰ درجہ کی ہیں بسامان آرائش و آسائش میں کوئی کمی نہیں۔ معلم پادری خوش پوش اعلیٰ تعلیم سے بہرہ ور اور اخلاقی پاکیزگی میں تعلیم حاصل کرنے والوں اور کلیسا کی زندگی سے مستفیض ہونے والوں کے لئے اچھی مثال پیش کرتے ہیں۔ کتب خانے اچھی کتابوں سے بھرپور ہیں۔ ان تعلیم گاہوں سے جو پادری پیدا ہوتے ہیں۔ وہ دین کی حمایت اور اس کی اشاعت میں زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ جب میں ان کا مقابلہ اپنی مسجدوں اور دینی درسگاہوں سے کرتا تھا۔ تو حسرت و حرمان سے دل بیٹھ جاتا تھا۔ اور ہر روز اقبال کا یہ شعر وردِ زبان رہتا تھا۔ ؎

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے ٭ مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

ہماری اس راکھ میں کچھ شرارے دبے ہوئے ہوں۔ تو ہوں۔ لیکن بظاہر تو ہماری دینی زندگی راکھ کا ڈھیر ہی معلوم ہوتی ہے۔" (ماہنامہ ثقافت صفحہ ۵)

یہ صرف امریکہ کی مذہبی زندگی اور اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی حالت کا نقشہ ہے۔ دیگر عیسائی ملکوں کا اگر جائزہ لیا جائے۔ تو وہاں بھی مذہبی زندگی کا قریباً قریباً یہی حال ہے۔ اس کا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں۔ کہ آج شاید ہی کوئی سرزمین ہوگی۔ جہاں عیسائی مشن کام نہ کر رہے ہوں۔ چنانچہ ذیل میں ہم نوائے پاکستان مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۵۷ء سے ایک نوٹ جو "غیر مسلموں کی مذہبی سرگرمیاں" کے زیرِ عنوان شائع ہوا نقل کرتے ہیں۔ اس نوٹ سے واضح ہوگا۔ کہ نہ صرف عیسائی بلکہ دوسرے مذاہب کے پیرو بھی کس طرح چاروں طرف سے اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں:-

"پاکستان کے مختلف حصوں میں عیسائی مشنریوں نے اپنے باقاعدہ اڈے قائم کرکے ایک ہمہ گیر مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ جگہ جگہ اسکول جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور مختلف مقامات پر کتب خانے اور دارالمطالعے کھول دیئے ہیں۔ اور یہ صورتِ حال صرف پاکستان میں ہی نہیں۔ بلکہ اس وقت عیسائی مشنریوں کا پوری دنیا میں ایک جال بچھا دیا گیا ہے۔

عیسائی اپنی مذہبی تبلیغ کے سلسلہ میں کیا سرگرمیاں دکھا رہے ہیں؟ مغربی جرائد میں ان کی جو تفاصیل شائع ہوئی ہیں وہ یہ ہیں:-

امریکہ:-

- ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں کرسمس پر عیسائی ممالک میں تیرہ کروڑ بیالیس ہزار چار سو اکانوے دستی تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے گئے۔
- دو کروڑ باون ہزار سات سو تبلیغی پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔
- دو کروڑ ستاسی ہزار بڑے پوسٹر ہوائی جہاز سے پھینکے گئے۔ اور دیواروں پر چسپاں کئے گئے۔
- ایک کروڑ چھوٹی انجیلوں کے نسخے تقسیم کئے گئے۔
- دس لاکھ مکمل بائیبل تقسیم کی گئی۔
- دو ہزار تین سو اٹھاون عیسائی مبلغوں نے چھ ہزار تبلیغی لیکچر دئے۔

برطانیہ فرانس اور جرمنی:-

نے ایک کروڑ مذہبی رسائل اور کتابچے تقسیم کئے۔

- آٹھ کروڑ چھ سو اکیس تبلیغی اشتہار بانٹے۔
- پانچ لاکھ چھوٹی بڑی انجیلیں تقسیم کیں۔
- دس لاکھ بڑے بڑے پوسٹر دیواروں پر چسپاں کئے گئے۔
- اور یہ بات صرف یہیں تک محدود نہیں رہتی۔ بلکہ ان لوگوں نے مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے وظیفوں کی باقاعدہ ایک مہم چلائی۔

(۱) چنانچہ افریقہ میں کیتھولک سوسائٹی نے اپنے مرکز برطانیہ کو لکھا ہے۔ کہ عیسائی ہونے والے لوگوں اور بالخصوص مسلمانوں کو بھاری وظیفے دئیے جائیں تاکہ وہ عیسائیت کو چھوڑ کر پھر اسلام قبول نہ کرلیں۔

(۲) دنیا کی نام نہاد اسرائیل گورنمنٹ نے بھی اس کام کے لئے ایک خاص رقم منظور کی ہے۔ اور یہودی مبلغوں کو اجازت دی ہے۔ کہ جو مسلمان صیہونیت قبول کرلیں۔ انہیں معقول بھتہ دیا جائے۔

یہ بات تو دنیا کے دوسرے ممالک سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ اعداد و شمار تو ان علاقوں سے متعلق ہیں۔ لیکن پاکستان کے ہمسایہ ملک مشرقی پنجاب میں اس وقت کیا ہو رہا ہے؟ اس بارے میں دو چار باتیں ضرور قابل ملاحظہ ہیں:-

(۱) مشرقی پنجاب کے اکالیوں اور سکھوں نے متفقہ طور پر اپنے ایک خاص دیوان میں تجویز کی۔ جو مسلمان اکالی ہو جائیں۔ روپیہ اور اناج سے ان کی امداد کی جائے۔

(۲) بھارت کی ہندو مہا سبھا اور آریہ سماج کی حالیہ ملی بھگت نے یہ منصوبہ پاس کیا ہے۔ کہ بھارتی مسلمانوں کو شدھ کرنے کے لئے کافی چندہ جمع کیا جائے۔ اور اس خطیر رقم سے مرتدین کو ماہانہ ششماہی یا سالانہ وظیفے دیئے جائیں۔

(۳) ہندوستان میں برہمو سماج ہندوؤں کا ایک چھوٹا سا فرقہ ہے۔ جو کچھ زیادہ ترقی یافتہ نہیں ہے۔ سارے بھارت میں اس جماعت کے اراکین کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اس مختصر گروہ نے حال ہی میں اپنے مذہبی لٹریچر کے طور پر ایک سو آٹھ صفحہ کی ایک کتاب ایک لاکھ بیس ہزار کی تعداد میں شائع کی ہے۔ اس کے علاوہ تین لاکھ کی رقم سے ایک مندر یتیم خانہ۔ بیوہ خانہ اور کتب خانہ بھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک میں دوسرے فرقے کیا کر رہے ہیں؟ خود مرزائی حضرات اپنی نظریات کی تبلیغ کے لئے کیا کیا اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ ممکن ہے قارئین حضرات اس کے متعلق کچھ معلومات رکھتے ہوں گے۔

اس کے بالمقابل قارئین کرام خود ہی فیصلہ کریں کہ پاکستان میں حق و صداقت اور صحیح اسلامی نظریات کی تبلیغ و اشاعت کے لئے مسلمان کیا خدمات انجام دے رہے ہیں؟ اور اس بارے میں وہ کیا کیا سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ فھل من مدکر؟"

اس نوٹ کو پڑھ کر شاید ایک دردمند مسلمان کا دل چیخ اٹھے گا۔ اور سوچنے لگے گا۔ کہ اس کے مقابلہ میں اسلام کے نام لیوا کیا کر رہے ہیں۔ اس کو غمگین نہیں ہونا چاہیئے۔ مسلمان بھی بہت کچھ کر رہے ہیں۔ بقول شبلی مرحوم ؎

کرتے ہیں شب و روز مسلمانوں کی تکفیر
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بیکار نہیں ہیں

"تحفظ ختم نبوت" کے پردہ میں اس واحد اسلامی جماعت کی ترہیب و تخویف جو کفر گڑھوں کے اندر جا جا کر اسلام کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔ کوئی تھوڑا کام ہے؟ شیعہ۔ سنی اور حنفی دیوبندی سوال پیدا کر کے مسلمانوں کو باہم گتھم گتھا کرنا آخر کوئی تبلیغی کارنامہ نہیں؟ شہر بہ شہر۔ قصبہ بہ قصبہ۔ دیہہ بہ دیہہ عظیم الشان کانفرنسیں منعقد کرنا اشتعال انگیز تقریروں سے فساد فی الارض کو ہوا دینا اور حکومت کے لئے مصیبتیں کھڑی کرنا اگر اسلام نہیں تو پھر اسلام کس چیز کا نام ہے؟ ایسی صورت میں علامہ اقبال کا یہ شعر کیا معنی رکھتا ہے۔ کہ

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے ٭ مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

ہفتہ تحریک وصیت

جماعت ہائے احمدیہ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور لجنات اماء اللہ کی صدر صاحبات کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ ہفتہ تحریک وصیت (۸ لغایت ۱۴ مارچ) منانے کے لئے فوری طور پر کارروائی شروع کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ مفصل اعلان اخبار الفضل مجریہ ۲۳ فروری ۱۹۵۷ء کے صفحہ ۶ پر شائع ہو چکا ہے۔ اسے ملاحظہ فرما لیا جائے۔ اگر کسی جماعت یا کسی دوست کو فارم وصیت مطلوب ہوں۔ تو مطالبہ آنے پر فوراً بھجوا دیئے جائیں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

202

مملکت پاکستان میں انتشار پھیلانے کی سازش

نیا دام لائے پرانے شکاری

"اگر پاکستانی خدا تعالیٰ کو اپنا بنالیں گے تو پاکستان کی ہر چیز میں برکت پیدا ہونی شروع ہو جائیگی۔ اور یہ چھوٹا سا ملک اتنی بڑی طاقت پکڑے گا۔ کہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں اس سے لرزیں گی" (حضرت امام جماعت احمدیہ)

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

بغض کی کرشمہ سازی

ایسے نازک وقت میں جبکہ مسئلہ کشمیر دنیا کی بین الاقوامی سیاست کے چوراہے پر آکھڑا ہوا ہے۔ اور ہمارے وطن عزیز کو داخلی امن وسکون کی بے حد ضرورت ہے۔ بغض کی کرشمہ سازی کے جلوے بھی عام ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ملک کے ایک مخصوص طبقہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض گزشتہ کشوف ورؤیا اور بیانات کا سہارا لے کر تشویش و اضطراب پیدا کرنے کی ایک افسوسناک مہم جاری کر دی ہے۔ جو اگرچہ اس مخصوص گروہ کی روایات کے عین مطابق ہے۔ مگر سالمیت پاکستان کے سراسر منافی ہے

وجہ جواز

موجودہ ہنگامہ آرائی کی تمام تر وجہ جواز یہ بیان فرمائی جاتی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے قادیان جانے کے متعلق ۱۹۵۱ء میں ایک خواب دیکھا نیز آپ نے ایک تازہ خطبہ میں یہ ذکر کیا ہے۔ کہ ۱۹۴۸ء میں جب مس مردولا سارا بائی ملاقات کے لئے آئیں تو آپ نے ان کے توسط سے گاندھی جی کو یہ پیغام دیا کہ

"میں آنے کو تیار ہوں مگر قیدی کے طور پر نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ سارے مسلمانوں کو اجازت ہو۔ اور سب مسلمانوں سے کہو کہ وہ آزادی سے اسی طرح رہیں گے جیسے انگریزوں کے زمانہ میں رہتے تھے اور پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کوئی باؤنڈری نہ ہوگی"۔ (الفضل یکم فروری ۱۹۵۷ء)

دلچسپ مثال

رؤیا و کشوف کو موضوع سخن بناتے ہوئے اشتعال و منافرت کے شرارے بلند کر دینا عقل و فہم سے بالا امر ہے جس کی بہی دلچسپ مثال قائم کرنے کا شرف غالباً ازمنہ وسطیٰ کے بائیبل نویسوں کو حاصل ہوا۔ جنہوں نے صحف سابقہ کی ترتیب و تدوین کرتے ہوئے نہایت سادگی سے یہ لکھ ڈالا۔ کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے سورج چاند اور ستاروں کے سربسجود ہونے کی خواب سنائی تو

"اس کے باپ نے اسے ڈانٹا اور کہا یہ خواب کیا ہے"۔ (پیدائش ۳۷ ب)

یہ لطیفہ آج ساحرانہ خطابت کی بدولت واقعاتی شکل اختیار کر گیا ہے۔ چنانچہ حکومت کو تاریں دی جا رہی ہیں۔ اور ریزولیوشن پاس کئے جا رہے ہیں۔ اور جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے امام قادیان جانے کی خوابیں دیکھ رہے ہیں

ارباب اقتدار خاموش کیوں ہیں۔ وہ انہیں نظر بند کر کے ان پر مقدمہ کیوں نہیں چلاتے صاف ظاہر ہے کہ یہ مضحکہ خیز احتجاج عوامی جذبات سے کھیلنے کا ذریعہ تو قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ملک کے سنجیدہ اور باوقار حلقے اس سے ذرہ بھر متاثر نہیں ہو سکتے۔ پس جہاں تک خوابوں کا تعلق ہے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہٰذا اس مضمون میں بھی فقط ان لوگوں کی اس ظالمانہ تعبیر کے متعلق کچھ عرض کرنا مقصود ہے۔ جسے انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ بالا عبارت سے اخذ کرنے کی کوشش کی ہے۔

عبارت کا ماحول

پیش کردہ عبارت کے ماحول میں یہ الفاظ ہیں :۔ "جب سارے مسلمان جائیں گے تو چونکہ ہم بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اس لئے ہم بھی جائیں گے لیکن اگر اس ڈھنگ میں کوئی شخص ہمارے سامنے پیشکش کرے کہ چند آدمی وہاں چلے جائیں تو یہ غلامی ہے۔ اور اس غلامی کو ہم برداشت نہیں کر سکتے"

"میں صرف اس طرح آنے کو تیار ہوں کہ سب مسلمانوں کو کھلی اجازت ہو۔ کہ وہ جائیں۔ اور آزادی سے اپنی جائدادوں پر قبضہ کر لیں"۔

"فرض کرو اگر خدا تعالیٰ کے مد نظر یہ ہو کہ وہ فاتحانہ طور پر مسلمانوں کو ادھر لے جائے۔ تب بھی اگر کوئی مجھ سے پوچھے گا تو میں یہی کہوں گا کہ یہی حق جو مسلمانوں کو حاصل ہے ہندوؤں کو بھی دو"۔

ان واضح تصریحات کی موجودگی میں کوئی عقل و خرد سے خالی انسان ہی یہ تصور کر سکتا ہے۔ کہ یہاں پاکستان کو ختم کر کے اسے ہندوستان میں مدغم کرنے کے عزائم کا اظہار ہو رہا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ ماحول ہی تمام ترجھوٹے پروپیگنڈہ کی قلعی کھولنے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ الفاظ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اس مقام پر مشرقی پنجاب کے سبھی مسلم مہاجرین کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا جا رہا ہے۔ کہ جب تک بھارتی حکومت ان سب کو آزادانہ فضا میں واپس آ کر اپنی جائدادوں پر قابض ہونے کی اجازت نہیں دیتی۔ جماعت احمدیہ کے مہاجرین کی واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ تو غلامی کی ایک بدترین شکل ہے۔ جسے کسی طرح برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی خدا ترس بتائے کہ اس نظریہ میں اکھنڈ بھارت کے تاریک خیال کے لئے کوئی گنجائش موجود ہے ؟ کیا مشرقی پنجاب کے مہاجر مسلمانوں کی اپنی جائدادوں پر قابض ہونے کے معنی ادغام پاکستان ہیں ؟ اور کیا مسلمانوں کا فاتحانہ شان سے بھارت میں داخلہ پاکستان کی تباہی کے مترادف ہے ؟ ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپکا حسن کرشمہ ساز کرے

مقام عبرت

ایک وقت تھا جبکہ مہاجرین کو غیرت دلاتے ہوئے تحریر دی جاتی تھی کہ

"مشرقی پنجاب کے مسلمانو! اپنے آبائی مساکن میں واپسی کا عزم کرو۔ پچیس ہزار مسلم خواتین کو دشمن کے چنگل

قائد اعظم پر مقدمہ چلانے کی حسرت

زعمائے احرار نے قیام پاکستان سے قبل قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کے متعلق اپنے عزائم وخیالات کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :۔

"آزاد ہونے پر مسٹر جناح اور اسکے لیگی لیڈروں پر مقدمہ چلایا جائے گا"۔ (اخبار جنگ استقلال نمبر ۱۹۴۹ء)

جو "بزرگ" تحریک پاکستان کے جرم میں قائد اعظم جیسی عظیم شخصیت کو معاف نہیں کر سکتے۔ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے خلاف دلی بغض و کینے کا مظاہرہ کیوں نہ کریں ؟

سے چھڑانے کے لئے کمرِ ہمت باندھ لو مرد مرد غازی نہیں جو اپنی ماؤں بہنوں کی بے حرمتی خاموشی سے برداشت کرے ذلّت کی زندگی سے عزّت کی موت بہتر ہے۔ گردباد کی طرح اٹھو۔ اور آندھی کی مانند سارے مشرقی پنجاب پر چھا جاؤ۔ ان معصوم دوشیزاؤں کا خیال کرو۔ جنہیں کبھی چاند اور سورج بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ آج دشمنوں کے ناپاک عزائم کا شکار ہو رہی ہیں۔"

(زمیندار یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء)

لیکن آہ! دس سال بعد غیرت اسلامی کے چراغ بجھائے جا رہے ہیں۔ اور جن مقدس دلوں میں یہ شمع ابھی تک فروزاں ہے۔ وہ فقیہہ شہر کی طعن و ملامت کا نشانہ بن رہے ہیں۔ ایں چہ بوالعجبی است

"باؤنڈری نہ ہوگی" کے الفاظ کی غیر مبہم تشریح

ان ضمنی مباحث پر نظر ڈالنے کے بعد اب ہم ان الفاظ کی طرف آتے ہیں۔ جن پر ان کرم فرماؤں نے اپنے پراپیگنڈا کی پوری عمارت تعمیر کی ہے۔ یعنی "پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کوئی باؤنڈری نہ ہوگی" کج نظری کا تو کوئی علاج ہمارے پاس نہیں۔ ورنہ یہ حقیقت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والا شخص بھی ان الفاظ سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارہ میں ۱۹۴۷ء میں ہی اپنے نقطۂ نگاہ کی وضاحت کر چکے ہیں۔ یہ وضاحت سلسلہ کے آرگن "الفضل" (۱۶ جون ۱۹۴۷ء) میں طبع شدہ موجود ہے۔ چنانچہ حضور نے ایک خطبہ جمعہ کے دوران میں پاکستان اور ہندوستان کی آزاد مملکتوں کے اربابِ اقتدار کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ

"اب جبکہ دونوں قومیں آزاد ہو گئی ہیں۔ وہ آپس میں معاہدہ کر لیں۔ کہ وہ حکومت کے لحاظ سے بے شک الگ الگ ہوں گی۔ لیکن شہریت کے حقوق تمام علاقوں کے افراد کو ایک دوسرے کے ملک میں حاصل ہوں گے۔"

اس نظریہ کی مزید وضاحت آپ نے ان الفاظ میں فرمائی:۔

"پچھلی جنگ میں جب فرانس کو شکست ہوئی۔ تو حکومت برطانیہ نے فرانس کو یہ پیشکش کی۔ کہ برطانیہ اور فرانس کے شہری حقوق ایک ہوں گے۔ حالانکہ برطانیہ اور فرانس ایسے ممالک ہیں جن کی زبانیں الگ الگ ہیں۔ اور بعض اوقات [illegible] لیکن ایک نازک موقعہ پر برطانیہ نے فرانس کو شہریت کے حقوق کی پیشکش کی۔ اسی طرح اب ہندوستان میں ہو سکتا ہے۔ کہ حکومتیں یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ ہماری حکومتیں بے شک آزاد ہوں گی .... لیکن ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں جانے کے لئے پاسپورٹ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور ہر آدمی کو جائیداد اور تجارت کے معاملہ میں آزادی ہوگی۔"

(الفضل ۱۶ جون ۱۹۴۷ء)

یہ الفاظ آج سے دس برس قبل اس وقت کے حالات کی بناء پر کہے گئے تھے۔ تاہم ان سے اس امر کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے۔ کہ "باؤنڈری نہ ہوگی" کے الفاظ کا اس کے سوا ہرگز کوئی مفہوم نہ تھا۔ اور نہ نکل سکتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان اور بھارت میں اگر کوئی ایسا معاہدہ طے پا جائے۔ کہ پاسپورٹ وغیرہ کی پابندیاں اٹھ جائیں۔ تو مشرقی پنجاب کے مہاجر احمدی بھی دوسرے مہاجرین کے ساتھ واپس ہندوستان جانے کے مسئلہ پر غور کر سکتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا یہ دو ٹوک جواب ہی تھا۔ جس نے گاندھی جی اور ان کے ہم نواؤں کے نمائشی اعلانات کا سارا بھرم کھول دیا۔ اور انہیں بالکل خاموش ہونا پڑا۔ کیونکہ اس نوعیت کے معاہدے محبت و رواداری کی فضا چاہتے ہیں۔ لیکن جب کشمیر پر جارحانہ قبضہ کر کے بھارت نے خود ہی کشیدگی کی راہ کھول دی ہے۔ تو دونوں ملک اس قسم کی کوئی مفاہمت ہی کیسے کر سکتے ہیں۔ اور جب کسی بین المملکتی مفاہمت کا امکان نہیں۔ تو مسلمانوں کو مشرقی پنجاب میں بسانے کی دعوت محض یقیناً ڈھونگ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

نقطہ نگاہ کا پس منظر

یہاں طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مندرجہ نظریئے کا پس منظر کیا تھا؟ سو عرض ہے۔ کہ اس نقطۂ نگاہ کی دو اہم وجوہ تھیں۔

۱۔ مساوات اسلامی کا قیام

۲۔ تبلیغ اسلام کے تقاضے

مساوات اسلامی کا قیام

حضرت اقدس اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر مسلمان بھی یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ وہ ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کریں گے۔ اور ان کی ترقی [illegible] کوشش کریں گے۔ جس طرح مسلمانوں کی ترقی کے لئے وہ کوشش کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے ایسی برکتوں کا سامان پیدا کرے گا۔ کہ جو بڑائیاں اور عزتیں ان کو آج خواب میں بھی نصیب نہیں۔ وہ سچ مچ ان کو مل جائیں گی۔"

پاکستان دستور ساز اسمبلی میں قائد اعظم کی یادگار تقریر

چنانچہ قائد اعظم نے بھی ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان دستور ساز اسمبلی میں نئی مملکت کے اساسی نظریات کی تائید کرتے ہوئے یہی فرمایا تھا۔ آپ نے کہا:۔

"اگر ہم پاکستان کی اس عظیم مملکت کو خرم و خوشحال بنانا چاہتے ہیں۔ کہ ہم باشندوں کی خصوصاً عوام اور غرباء کی فلاح و بہبود پر اپنی تمام کوششیں مرتکز کر دیں۔ اگر تم باہم تعاون سے کام کرو گے۔ ماضی کو بھول جاؤ گے۔ اور مخالفتوں کو ترک کر دو گے۔ تو تم لازماً کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور اس سپرٹ میں متحد ہو کر کام کرو گے۔ کہ تم میں سے ہر ایک خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ خواہ ماضی میں اس کے تعلقات کیسے رہے ہوں۔ اس کی ذات اور اس کا عقیدہ کچھ بھی ہو۔۔ اول۔ دوم اور آخر اس ملک کا شہری ہے۔ جس کے حقوق و فرائض بالکل مساوی ہیں۔ تو تمہارے اوج و ترقی کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔"

"میرے نزدیک اب ہمیں اس نصب العین کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ پھر تم دیکھو گے۔ کہ کچھ زمانہ گذرنے کے بعد نہ ہندو ہندو رہیں گے۔ نہ مسلمان مسلمان رہیں گے۔ مذہبی معنوں میں نہیں کیونکہ وہ تو ہر فرد کا ذاتی عقیدہ ہے۔ بلکہ سیاسی معنوں میں سب ایک مملکت کے شہری ہونگے!"

تبلیغ اسلام کے تقاضے

پاسپورٹ وغیرہ پابندیوں کے ہٹا دینے کی تجویز میں دوسرا پہلو تبلیغ اسلام پر مبنی تھا۔ ہمیں اقرار کرنا چاہیئے۔ کہ یہ پہلو ایسا ہے۔ جو اس مخصوص طبقہ کی نگاہ میں چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ لیکن جماعت احمدیہ کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ اور اسی بناء پر اسے تمام دینی جماعتوں میں طرہ امتیاز حاصل ہے۔ چنانچہ جناب چودھری افضل حق صاحب جہاں یہ اعتراف فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا نے مجلس احرار کو زبان اور لوگ دیئے ہیں۔ لیکن میں نے .... کسی احرار لیڈر کو یہ کہتے نہیں سنا۔ کہ مسلمانو تم بھی .... غیر مسلموں میں اسلام کا تحفہ پیش کرو۔"

(خطبات احرار صلے)

وہاں صاف صاف لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمدؐ صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا۔ تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں)

بہر حال اس طرۂ امتیاز کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے مقدس امام کی نگاہ ہر تغیر عالم میں سب سے قبل اس پر پڑتی ہے۔ کہ تبلیغ اسلام کے رستے کھلے رہیں۔ اور سرتاج مدینہ آقائے نامدار سید المرسلین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرآنی پیغام غیر مسلموں تک پہنچتا رہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انتقال اقتدار کے وقت یہی فکر حضور کو دامنگیر تھی۔ چنانچہ مارچ ۱۹۴۶ء میں جب انگلستان سے پارلیمنٹری وفد پہنچا۔ تو حضور نے ایک بصیرت افروز بیان تحریر فرمایا۔ جس میں مسلمانوں کو نہایت دلکش پیرایہ میں توجہ دلائی کہ:۔

درخواست دعا:۔ امسال میرا لڑکا محمد یونس قریشی پشاور ایم۔ ایس۔ سی کا اور میری لڑکی مبارکہ مسرت ربوہ میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

قریشی محمد صادق محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

"ہندوستان ہمارا بھی اسی طرح ہے جس طرح ہندوؤں کا۔۔۔۔ اس ملک کی عظمت کے قیام میں ہمارا بہت کچھ حصہ ہے۔ ہندوستان کی خدمت ہندوؤں نے تو انگریزی زمانہ میں انگریزوں کی مدد سے کی ہے۔ لیکن ہم نے اس ملک کی ترقی کے لئے آٹھ سو سال تک کوشش کی ہے۔ پشاور سے لے کر مینی پور تک اور ہمالیہ سے لے کر مدراس تک ان محبان وطن کی لاشیں ملتی ہیں۔ جنہوں نے اس ملک کی ترقی کے لئے اپنی عمریں خرچ کر دی تھیں۔ ہر علاقہ میں اسلامی آثار پائے جاتے ہیں۔ کیا ہم ان سب کو خیر باد کہہ دیں گے کیا ہم ان کے باوجود ہندوستان کو ہندوؤں کا کہہ سکتے ہیں۔ یقیناً ہندوستان ہندوؤں سے ہمارا زیادہ ہے۔ قدیم آریہ ورت کے نشانوں سے بہت زیادہ اسلامی آثار اس ملک میں ملتے ہیں۔ اس ملک کے مالیہ کا نظام اس ملک کا پنچایتی نظام اس ملک کے ذرائع آمد و رفت سب ہی تو اسلامی حکومتوں کے آثار ہیں۔ پھر ہم اسے غیر کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کیا سپین میں سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہیں ہم یقیناً اسے نہیں بھولے ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے اسی طرح ہم ہندوستان نہیں چھوڑ سکتے یہ ملک ہمارا ہندوؤں سے زیادہ ہے ہماری سستی اور غفلت سے یہ ملک عارضی طور پر ہمارے ہاتھ سے گیا ہے۔ ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کند ہو گئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا۔ اور اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کر کے ہم اپنے ہندو بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے۔ مگر اس کے لئے ہمیں راستہ رکھنا چاہیئے ہمیں ہرگز وہ باتیں قبول نہیں کرنی چاہئیں۔ جن میں اسلام اور مسلمانوں کی موت ہو مگر ہمیں وہ طریق بھی اختیار نہیں کرنا چاہیئے جس سے ہندوستان میں اسلام کی حیات کا دروازہ بند ہو جائے۔"

الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۴۶ء

تصویر کا دوسرا رخ

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ نقطۂ نگاہ کی تشریح اور اس کا پس منظر بیان کرنے کے بعد اب آیئے تصویر کا دوسرا رُخ ملاحظہ کریں کہ وہ حضرات جو محبان پاکستان کا لبادہ پہن کر چند الفاظ کی آڑ میں طوفان بے تمیزی بپا کر رہے ہیں نسلی یا جغرافیائی باؤنڈریز پاکستان کے متعلق کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔ لکھا ہے:۔

"مجلس احرار اسلام واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اس کا نظریہ یہ نہیں کہ کسی جغرافیائی یا نسلی یا لسانی وغیرہ حدود کو قائم کرنا یا برقرار رکھنا مسلمان کا مذہبی یا حقیقی اور قطعی فریضہ ہے۔ بلکہ ہر حالت میں خدا اور رسول کی دکھائی ہوئی راہ پر چل کر دنیا میں نیک رہنا۔ نیکی کو فروغ دینا۔ نیکی کی حکومت قائم کرنا اور نیکی کو رائج کرنا ہی خلقت انسان کی خداوندی حکمت و مصلحت ہے۔ اور مجلس احرار اسلام دنیا کے جس حصہ میں بھی ممکن ہو حکومت الٰہیہ کے قیام کی خواہاں ہے تاکہ دنیا کو دکھایا جا سکے کہ اسلام کے زریں اصولوں پر کاربند ہو کر کس طرح دنیا کے مصائب کا علاج کیا جا سکتا ہے۔"

"اس ضمن میں مجلس احرار یہ واضح کر دینا بھی مناسب سمجھتی ہے کہ کسی علاقہ میں محض مسلمانوں کی اکثریت یا افراد کے ہاتھوں میں حکومت کا آ جانا حکومت الٰہیہ کا مترادف نہیں بلکہ ایسی شخصی یا جماعتی حکومتوں نے جو اسلام کے نام پر اپنی اغراض کی تکمیل کے درپے رہیں۔ اسلام کے روئے روشن پر دھبہ ہیں جنہوں نے دنیا کو اسلام سے متنفر ہونے کی گنجائش دی مجلس کسی ایسے تجربہ کو دہرانے کے لئے مسلمانوں کی دین سے بے بہرہ کسی جماعت یا گروہ کے ہاتھ میں حکومت دیکر مطمئن نہیں ہو سکتی اور مسلمانوں سے پر زور درخواست کرتی ہے کہ وہ اس بارے میں اپنی ذمہ داریوں کا فوری اور کلی احساس کریں۔ اور اپنی نگاہ سے حکومت الٰہیہ اوجھل کر کے اسلام کے نام پر الحاد و زندقہ کے فروغ کا موقع نہ دیں۔"

ہمارے فرقہ وارانہ فیصلے
کا
اسکندرنامہ
مؤلفہ مولانا مظہر علی اظہر صفحہ ۲۴۸

پاکستان کے قیام سے شدید صدمہ

اس اعلان کے باوجود جب پاکستان کی مملکت افق عالم پر نمودار ہو گئی۔ تو اسے "الحاد و زندقہ" قرار دینے والے ایک شدید ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ "تحقیقاتی عدالت" کے فاضل جج اپنی رپورٹ میں پوری وضاحت کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں:۔

"پاکستان کی نئی مسلم مملکت کے قیام سے انہیں شدید صدمہ ہوا۔ ان کے نظام عقائد کی عمارت بالکل متزلزل ہو گئی اور وہ ایک سیاسی جماعت کی حیثیت سے بالکل ختم ہو گئے۔ کچھ مدت تک وہ اس ناکامی و مایوسی کی حالت میں رہے انہیں اپنے مستقبل کے متعلق کچھ نہ سوجھتا تھا۔ ان کے دو لیڈروں یعنی مولوی عبدالغنی ڈار اور مولانا حبیب الرحمٰن نے بھارت میں سکونت اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا ایک اہم حیثیت کے لیڈر شیخ حسام الدین کچھ مدت تک تو گو مگو کی حالت میں رہے آخر انہوں نے پاکستان میں رہنے کا فیصلہ کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔ ماسٹر تاج الدین لدھیانوی اور مولوی محمد علی جالندھری بھی پاکستان چلے آئے۔ ماسٹر صاحب نے سیالکوٹ میں اور مولوی صاحب نے ملتان میں سکونت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری بھی جو گجرات کے رہنے والے تھے ضلع مظفر گڑھ کے ایک گاؤں میں منتقل ہو گئے۔ مولانا مظہر علی اظہر سیاسیات سے دستبردار ہو گئے۔ اور صاحبزادہ فیض الحسن نے اپنے گاؤں آلو مہار ضلع سیالکوٹ میں گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کر لی۔"

ص ۱۲

حیرت انگیز انکشاف

قائد اعظم کی زندگی میں یہ حضرات اس کس مپرسی کی حالت میں رہے۔ لیکن آپ کے انتقال کے بعد ابھرے اور پھر "تحریک ختم پاکستان" کا آغاز کر کے جو کچھ کیا۔ زبان و قلم اس کا نقشہ کھینچنے سے قاصر ہیں۔ ان کی چیرہ دستیوں کا ہلکا سا اندازہ کرنے کے لئے مدیر "ریاست" دہلی کا یہ حیرت انگیز انکشاف ملاحظہ کیجیے:۔

"مسٹر جناح کے انتقال کے بعد پاکستان کے ایک بہت بڑی پوزیشن کے اور ذمہ دار احراری لیڈر دہلی آئے اور یہاں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملے ان احراری لیڈر نے پنڈت نہرو سے کہا۔ کہ پاکستان کے مسلمان اب ملک کی تقسیم کی غلطی کو محسوس کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پاکستان کو ہندوستان میں مدغم کر دیا جائے تاکہ پاکستان اور ہندوستان کے مسلمان تباہ نہ ہوں۔"

ریاست ۱۰ دسمبر ۱۹۵۶ء

پاکستانی بھائیوں سے خطاب

بالآخر ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ہر پاکستانی کو ایک ہوشمند اور فرض شناس شہری کی طرح ملک کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے چوکس رہنا چاہیئے لیکن گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ پاکستان کی سربلندی اور سرفرازی نوشتہ تقدیر میں شامل ہے۔ جسے تدبیروں سے نہیں بدلا جا سکتا۔ موجودہ حالات میں ہمارا اصل اور حقیقی فرض یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کریں۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ اسی حقیقت کی طرف مذکورہ بالا خطبہ میں ہی راہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے ترقیات کا ایک بہت بڑا رستہ کھلا رکھا ہے"

"اللہ تعالیٰ پر توکل کرو اس سے مانگو بہت سے مسلمانوں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ اس وجہ سے مایوس ہیں کہ ہماری آبادی بہت تھوڑی ہے اور ہمارے پاس روپیہ نہیں ہندوستان کے پاس بہت روپیہ ہے اور اس کی آبادی بھی بہت ہے۔ حالانکہ اگر ہم خدا تعالیٰ سے تعلق رکھیں تو آبادی بھی اس کے ہاتھ میں ہے"

"اگر پاکستانی خدا تعالیٰ کو اپنا بنا لیں گے تو پاکستان کی ہر چیز میں برکت پیدا ہونی شروع ہو جائے گی اور یہ چھوٹا سا ملک اتنی بڑی طاقت پکڑے گا کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں اس سے لرزیں گی۔"

الفضل یکم فروری ۱۹۵۷ء

مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین و جملہ عہدہ داران حضرات

خدمتِ دین کے اس بہترین موقعہ کو غنیمت جانیں

جہاں خدمت دین کے بابرکت ایام صدیوں کے بعد نصیب ہوتے ہیں وہاں بحیثیت عہدیداران خدمتِ دین کی توفیق بھی محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے اس لئے ایسے احباب کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرنے کے لئے پورے انہماک سے خدمت بجا لائیں۔

لہذا ہمارا فرض ہے کہ ہم خدام الاحمدیہ کے آمد کے بجٹ کو بہت اوپر لے جائیں . . . . تا خدام الاحمدیہ کے پروگرام کو کما حقہ اور آسانی کے ساتھ چلایا جا سکے۔ اور یہ نتیجہ محض جملہ عہدہ داروں کی مجموعی کوشش سے ہی برآمد ہو سکتا ہے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس انصار اللہ کا جدید انتخاب جلد کرایا جائے

فیصلہ کے مطابق عہدہ داران انصار اللہ کا انتخاب فوری طور پر ہونا چاہیئے۔ سب جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ زعماء انصار اللہ اس کام کو جلد سرانجام دے کر فہرست عہدہ داران منظوری کے لئے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں ارسال فرمائیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء سے

ایک ضروری استفسار

مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ تمام نمائندگان کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ میں شامل ہوں۔ کیا آپ نے تسلی کر لی ہے کہ آپ نے اپنے متفقہ فیصلہ کا احترام کرتے ہوئے شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اگر نہیں کی تو جلد شمولیت اختیار کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر تعلیم)

درخواست ہائے دعاء

(۱) خاکسار اور برادرم منور احمد صاحب نمی امسال سیکنڈ ایر کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ بندہ کی صحت بھی کچھ خراب ہے۔ احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ ہماری کامیابی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ شریف احمد گجراتی ابن چودھری فضل احمد صاحب ربوہ۔

(۲) میرا بھائی خلیل احمد امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ نیز دو چھوٹی بہنیں اور چھوٹا بھائی بھی امتحان دے رہے ہیں۔ ان سب کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۳) نیز میرے دو بھائی انگلینڈ میں تعلیم کے سلسلہ میں گئے ہوئے ہیں۔ امسال ان کا فائنل امتحان ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ امتہ الحفیظ درانی بنت عبد الماجد پوتی مستری محمد موسیٰ لائل پور۔

(۴) خاکسار کا بڑا لڑکا محمد یحییٰ پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ محمد اسحاق شارٹ کٹ چیکر ریلوے سروس مغلپورہ لاہور

(۵) میرا لڑکا لیفٹیننٹ مجید اللہ مورخہ ۳/۲ ۵۷ کو لنڈن سے اپنی تعلیم سے فارغ ہو کر بذریعہ کار روانہ ہو چکا ہے۔ ۳/۱۱ ۵۷ تک انشاء اللہ بیروت پہنچیگا۔ بزرگانِ سلسلہ سے عزیز کے بخیریت پاکستان پہنچنے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز میرا لڑکا رانا نصر اللہ خاں نرسنگ ڈائرکٹر گورنمنٹ نارمل سکول لالہ موسیٰ ضلع گجرات انتر ڈیوں کی تکلیف م

م اور ایک محکمانہ تشویش میں مبتلا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جلد از جلد ہر طرح کی پریشانیاں دور فرمائے۔ خاکسار ضیاء اللہ پنشنر گجرات۔

(۶) میرے والد محترم میاں فیروز الدین صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ کھانسی اور بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ محمد عبد اللہ خاں عابد راجوروی۔

تعلیم القرآن کلاس بر موقعہ رمضان المبارک ۱۹۵۷ء

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی لجنات میں پُر زور تحریک کر کے ممبرات کو بھجوائیں۔ آنے والی ممبرات کو اردو لکھنا پڑھنا اور قرآن کریم ناظرہ آتا ہو۔ دیہاتی لجنات کو زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنی دینی معلومات میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر سکیں۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اعلان

جماعتوں کی طرف سے جب انتخاب عہدہ داران کی سہ سالہ رپورٹ بخدمت ناظر صاحب اعلےٰ بھیجی جاتی ہے۔ تو بعض دوست قاضیوں کے انتخاب کی رپورٹ بھی اس میں درج فرما دیتے ہیں۔ اور ناظم قضا کو اس کی اطلاع نہیں بھیجتے۔ جس کی وجہ سے بعض دفعہ قاضیوں کے تقرر میں توقف ہو جاتا ہے۔ یا تقرری ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ قاضیان کے تقرر کی منظوری ناظم دار القضاء کی طرف سے براہ راست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کی جاتی ہے۔ اس لئے قاضیان کے انتخاب کی رپورٹیں براہ راست ناظم دار القضاء کے دفتر میں آنی چاہئیں۔ تا کہ قاضیان کے تقرر میں توقف نہ ہو۔ امید ہے کہ امراء صاحبان اور صدر صاحبان آئندہ اس کی طرف خاص توجہ دیں گے۔ اور انتخاب قاضیان کی رپورٹ براہ راست ناظم قضا کو بھجوایا کریں گے۔ (ناظم دار القضاء)

لینٹرن سلائڈز کے ذریعہ تبلیغی و تربیتی لیکچر

۱۱ فروری کو ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے شعبہ ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام محلہ دار الرحمت وسطی میں مستورات میں میجک لینٹرن کے ذریعہ لیکچر دیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی صداقت بذریعہ تصاویر ثابت کی۔ آپ نے بیرونی ممالک کی احمدی جماعتوں مساجد دیگر تبلیغی سرگرمیوں کے نظارے پیش کئے

لجنہ کے مرکزی ہال میں ۱۶ فروری کو بھی آپ نے لینٹرن لیکچر دیا۔ جو بہت کامیاب ثابت ہوا۔ عورتوں اور بچیوں نے بڑی دلچسپی سے تقاریر سنیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

معذرت

اخبار الفضل مورخہ ۱۷ فروری کی فہرست کے پہلے صفحہ کے دوسرے کالم میں ڈاکٹر محمد طفیل صاحب لائل پور کی رقم ۱۴۰ روپے دفتر اول میں شائع ہوئی ہے۔ افسوس ہے کہ ایک غلط فہمی کی بناء پر دفتر کے کلرک نے نام کے ساتھ مرحوم لکھ دیا جو درست نہیں ڈاکٹر محمد طفیل صاحب لائل پور بفضل خدا زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور دین کے لئے بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال)

پتہ مطلوب ہے

ٹھیکیدار محمد ابراہیم صاحب سابق ساکن کالا متصل جہلم کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو۔ یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو فوری طور پر اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

204

"پاکستان کشمیری عوام کو حق آزادیٔ دلانے کا تہیہ کر چکا ہے"

قومی اسمبلی میں وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی کا اعلان

کراچی ۲۷ فروری قومی اسمبلی نے کثرت رائے سے حکومت کی خارجہ پالیسی کی توثیق کردی اس سلسلے میں چالیس ارکان نے وزیر اعظم کی تحریک کے حق میں ووٹ دئے اور صرف دو نے مخالفت کی مسلم لیگ اور متحدہ محاذ کے ارکان نے ووٹ نہیں دیئے انہوں نے اعلان کیا کہ اگرچہ ہمیں بحیثیت مجموعی موجودہ خارجہ پالیسی سے اتفاق ہے لیکن جس طریقے سے اس پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے ہم اس کے خلاف ہیں۔

خارجہ پالیسی کے متعلق وزیر اعظم کی تحریک پر رائے شماری کل دن کے دو بجے ہوئی۔ اس سے پہلے تین دن تک پالیسی پر عام بحث جاری رہی۔ جس میں تمام پارٹیوں کے نمائندوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جن دو ارکان نے خارجہ پالیسی کے خلاف ووٹ دئے۔ وہ میاں افتخار الدین اور میاں عبد الباری ہیں۔ ان دونوں ارکان نے اپنی تقریروں کے دوران میں خارجہ پالیسی کی مخالفت کے لئے بالکل متضاد موقف اختیار کیا تھا۔

سہروردی

خارجہ پالیسی سے متعلق تحریک پر رائے شماری سے قبل وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے بحث کا جواب دیتے ہوئے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ ایک دو ارکان کے سوا باقی سب ارکان نے اپنی تقریروں میں خارجہ پالیسی کی تائید کی ہے۔ آپ نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک بحیثیت مجموعی متحد ہے۔ اور وہ حکومت کے عزائم اور مقاصد سے واقف ہے اور اتحاد عالمی قوتوں کی برادری کی نظروں میں پاکستان کا وقار بلند کرنے میں بہت مدد دے گا۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ پاکستانی عوام حقیقت پسند ہیں"

وزیر اعظم نے مزید کہا۔ "میں اس نظریہ سے اتفاق نہیں کر سکتا کہ خارجہ پالیسی کی مخالفت کرنے والے ملک کے دشمن ہیں لوگوں کے اپنے اپنے نظریات ہو سکتے ہیں۔ اور ایک جمہوری ملک میں ہر شخص کو اپنے نظریات کے اظہار کا حق حاصل ہوتا ہے"

آپ نے کہا "میں یہ دعوے نہیں کرتا کہ خارجہ پالیسی کی حمایت میری اپنی حمایت ہے" آپ نے قومی اسمبلی کے ارکان سے درخواست کی کہ وہ متفقہ طور پر خارجہ پالیسی کے متعلق تحریک کے حق میں ووٹ دیں۔ کیونکہ موجودہ پالیسی سے دنیا کا ضمیر بیدار ہو گیا ہے۔ اور اس پالیسی نے پاکستان کو دنیا کے نقشے میں ایک اہم مقام عطا کر دیا ہے۔ اس سے بین الاقوامی سیاسیات میں منافقوں کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے۔ اور مشرق وسطیٰ اور دنیا میں امن برقرار رکھنے میں مدد ملی ہے"۔

وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بدولت اسے ترکیہ ایران اور عراق جیسے بعض انتہائی وفادار دوست مل گئے ہیں۔ اور میں اپنی حکومت کی جانب سے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب بھی ان پر کوئی کڑا وقت آیا۔ وہ پاکستان کو اپنے دوش بدوش پائیں گے۔

کشمیر

اس سے قبل مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ "پاکستان نے کشمیر کا مقدمہ اقوام متحدہ میں پیش کر کے آخری پانسہ پھینکا ہے" آپ نے کہا کہ "پاکستان موجودہ حالات پر زیادہ دیر تک قانع نہیں رہ سکتا۔ پاکستان کی حکومت اور عوام کشمیریوں کو ان کے مستقبل کے فیصلے کا حق دلانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اور وہ انہیں یہ حق دلا کر رہیں گے۔

وزیر اعظم نے امید ظاہر کی کہ مسٹر جارنگ کے آنے سے کشمیر کے متعلق بھارت کی ہٹ دھرمی اور زیادہ بے نقاب ہو جائے گی۔ اور پاکستان کا مقدمہ زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔

وزیر اعظم نے کہا کہ بعض ارکان نے کشمیر کے متعلق سلامتی قرارداد کی افادیت پر شبہ ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں فوجوں کے انخلاء یا رائے شماری کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ تمام باتیں نئی قرارداد میں موجود ہیں۔ اور پہلی قرارداد سے صرف اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں موجودہ مرحلے پر اقوام متحدہ کی فوج کشمیر میں بھیجنے کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں کشمیر کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں لے جانے سے پہلے دنیا کے کچھ اور لوگوں کی حمایت حاصل کرنی ہے۔ یہ حمایت پہلے ہی سے پاکستان کو روز بروز زیادہ حاصل ہوتی جا رہی ہے۔

مسٹر سہروردی نے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ کشمیر کے سوال پر پاکستان کے ساتھ ر

اجلاس ممبران سٹار ہوزری ورکس

سٹار ہوزری ورکس کا ایک جنرل اجلاس مورخہ ۲۲ر مارچ کو بعد نماز مغرب بوقت سات بجے شام دفتر جائیداد صدر انجمن احمدیہ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ جملہ ممبران سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمادیں۔

سیکرٹری سٹار ہوزری ورکس ربوہ (ناظم جائداد)

وزیر اعظم فرانس واشنگٹن میں

واشنگٹن ۲۶ر فروری۔ وزیر اعظم فرانس موسیو گائی موسلے صدر آئزن ہاور سے بات چیت کے لئے واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔ مصر پر انیگلو فرانسیسی حملے کے بعد دونوں لیڈروں کی یہ پہلی ملاقات ہوگی۔ وزیر خارجہ فرانس موسیو پینو بھی مسٹر موسلے کے ساتھ ہیں

کراچی کے مستقبل پر غور

کراچی ۲۶ر فروری (مغربی پاکستان گ

نا انصاف ہو کر رہے گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بھارت کے عوام اپنے لیڈروں کو حق و صداقت کی راہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیں

کشمیر کے سلسلہ میں بھارتی حکومت کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت کے ساتھ ریاست کے مبینہ الحاق سے پہلے ہی بھارت کشمیر پر نظر رکھتا تھا۔ اور اس پر قبضے کے منصوبے تیار کر رہا تھا۔

بھارت

وزیر اعظم نے انتہائی پرزور الفاظ میں بھارتی لیڈروں کے ان الزامات کی تردید کی کہ پاکستان بھارت کے خلاف جارحانہ عزائم رکھتا ہے۔ اور وہ اسی مقصد کے پیش نظر فوجی معاہدوں میں شامل ہوا ہے۔ آپ نے ایک بار پھر واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا کہ امریکی فوجی امداد بھارت پر جارحانہ حملہ کے لئے استعمال نہیں کی جائے گی۔

مسٹر سہروردی نے اس ضمن میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی بعض حالیہ تقریروں کا ذکر کیا۔ جن میں انہوں نے کہا ہے۔ کہ پاکستان بھارت کے خلاف جارحانہ عزائم رکھتا ہے۔ اور وہ بھارت پر ایٹمی ہتھیاروں سے حملہ کر دے گا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کے پاس ایٹمی ہتھیار تو کیا ایک ایٹمی ری ایکٹر بھی نہیں ہے جب کہ خود بھارت نے بمبئی کے قریب ایک بہت بڑا ایٹمی ری ایکٹر نصب کیا ہے۔

آپ نے کہا غالباً پنڈت نہرو نے یہ انداز گفتگو اس لئے اختیار کیا ہے کہ وہ خود کشمیر کے بارے میں اپنے طرز عمل کو سراسر بد دیانتی پر مبنی تسلیم کرتے ہیں۔ اور انہیں

مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس

لاہور ۲۶ر فروری۔ مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس آئندہ جمعہ سے شروع ہو کر مارچ کا سارا مہینہ جاری رہے گا۔ یکم مارچ سے ۷ر مارچ تک سرکاری مسودہ ہائے قانون پیش ہوں گے سات مارچ کا دن غیر سرکاری کارروائی کے لئے مختص ہوگا۔ آٹھ مارچ کو پھر سرکاری مسودہ ہائے قانون پر غور کیا جائے گا۔ نو مارچ کو وزیر خزانہ بجٹ پیش کریں گے۔ بجٹ پر عام بحث کے لئے چھ روز رکھے گئے ہیں ۱۹ مارچ سے ۲۱ر مارچ تک مطالبات زر پر رائے شماری ہوگی۔ ۲۲ر مارچ سے ضمنی مطالبات زر اور اخراجات کے بل پر غور بھی کیا جائیگا ۲۹ اور ۳۱ مارچ غیر سرکاری کارروائی کے لئے مخصوص ہوں گے۔

جو کے وزیر اعظم ڈاکٹر خان صاحب نے بتایا ہے کہ قومی اسمبلی اپنے آئندہ اجلاس (اپریل) میں کراچی کے مستقبل پر غور کرے گی۔

اندیشہ ہے کہ کہیں ان کے اس رویہ کے خلاف کشمیر اور پاکستان کے عوام اٹھ نہ کھڑے ہوں۔

وزیر اعظم نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ پنڈت نہرو حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا پنڈت نہرو نے حال ہی میں حیدر آباد دکن میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد غیر ذمہ دار ہاتھوں میں جا رہی ہے۔ اور یہ امداد بھارت کے لئے خطرہ ہے۔ حالانکہ خود بھارت شروع سے لے کر اب تک زبردست جنگی تیاریوں میں مصروف ہے اس نے حال ہی میں جدید ترین کینبرا بمبار طیاروں اور سنچورین ٹینکوں کی خریداری کے علاوہ پانچ کروڑ پونڈ کی لاگت سے اپنی بحری فوج کو طیارہ بردار اور تباہ کن جہازوں اور کروزروں سے مسلح کرنے کی سکیم تیار کی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ جنگی تیاریاں کس کے خلاف کی جا رہی ہیں۔ اور کیا یہ ہتھیار زیادہ ذمہ دار ہاتھوں میں پہنچ رہے ہیں؟

کرنل ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس کی وفات

(بقیہ صہ اوّل)

ایک جھوٹا مقدمہ کھڑا کیا۔ تو باوجود اس کے کہ یہ مقدمہ ایک عیسائی پادری کی طرف سے تھا اور باوجود اس کے کہ یہ مقدمہ ایک ایسے شخص کے خلاف تھا جو عیسائیت کے مقابل پر کسرِ صلیب کا مشن لے کر میدان میں نکلا ہوا تھا۔ اور جس کا لٹریچر مسیحیت اور دجالیت کے خلاف بھرا پڑا ہے۔ اور پھر باوجود اس کے کہ کرنل ڈگلس موصوف خود بھی ایک مسیحی تھے اور یہ ان کی جوانی اور جوش کا زمانہ تھا۔ انہوں نے حق و صداقت کی خاطر انصاف سے کام لیا۔ اور حقیقت کو پا جانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بری کرتے ہوئے عیسائی پادری کا دعویٰ خارج کر دیا۔ جب بھی لندن میں کوئی احمدی دوست کرنل ڈگلس سے جا کر ملا کرتے تھے تو کرنل موصوف از خود اس مقدمے کا ذکر شروع کر دیتے تھے اور جوش کے ساتھ کہا کرتے تھے کہ میں نے مرزا صاحب کو دیکھ کر یہ یقین کر لیا تھا کہ یہ شخص جھوٹا نظر نہیں آتا۔ اور ان کے خلاف بناوٹی مقدمہ کھڑا کیا گیا ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیحی عقائد کی شدید مخالفت کے باوجود کرنل ڈگلس کے اس منصفانہ فعل کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ان کی تعریف فرمائی۔ کیونکہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ چنانچہ حضور علیہ السلام "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں "یہ پیلاطوس مسیح ابن مریم کے پیلاطوس کی نسبت زیادہ بااخلاق ثابت ہوا کیونکہ عدالت کا پابند رہا۔ اور بالائی سفارشوں کی اس نے کچھ بھی پرواہ نہ کی اور قومی اور مذہبی خیال نے بھی اس میں کچھ تغیر پیدا نہ کیا اور اس نے عدالت پر پورا قدم مارنے سے ایسا عمدہ نمونہ دکھایا کہ اگر اس کے وجود کو قوم کا فخر اور حکام کے لئے نمونہ سمجھا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ عدالت ایک مشکل امر ہے۔ جب تک انسان تمام تعلقات سے علیحدہ ہو کر عدالت کی کرسی پر نہ بیٹھے تب تک اس فرض کو عمدہ طور پر ادا نہیں کر سکتا۔ مگر ہم اس سچی گواہی کو ادا کرتے ہیں کہ اس پیلاطوس نے اس فرض کو پورے طور پر ادا کیا۔ اگرچہ پہلا پیلاطوس جو رومی تھا۔ اس فرض کو اچھے طور پر ادا نہیں کر سکا اور اس کی بزدلی نے مسیح کو بڑی بڑی تکالیف کا نشانہ بنایا۔ یہ فرق ہماری جماعت میں ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے۔ جب تک کہ دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھوں کروڑوں افراد تک پہنچے گی ویسی ویسی تعریف کے ساتھ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ رہے گا۔ اور یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کے لئے اسی کو چنا۔ ایک حاکم کے لئے کس قدر یہ امتحان کا موقع ہے کہ دو فریق اس کے پاس آویں کہ ایک ان میں سے اس کے مذہب کا مشنری ہے اور دوسرا فریق وہ ہے جو اس کے مذہب کا مخالف ہے اور اس کے پاس بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس کے مذہب کا سخت مخالف ہے۔ لیکن اس بہادر پیلاطوس نے اس امتحان کو بڑے استقلال کے ساتھ برداشت کیا۔ اور اس کو ان کتابوں کے مقام دکھلائے گئے۔ جن میں کم فہمی سے عیسائی مذہب کی نسبت سخت الفاظ سمجھے گئے تھے اور ایک مخالفانہ تحریک کی گئی تھی۔ مگر اس کے چہرے پر کچھ تغیر پیدا نہ ہوا کیونکہ وہ اپنی روشن کانشنس کی وجہ سے حقیقت تک پہنچ گیا تھا۔ اور چونکہ اس نے مقدمے کی اصلیت کو سچے دل سے تلاش کیا۔ اس لئے خدا نے اس کی مدد کی اور اس کے دل پر سچائی کا الہام کیا اور اس پر واقعی حقیقت کھولی گئی اور وہ اس سے بہت خوش ہوا کہ عدل کی راہ اس کو نظر آ گئی۔"

ادارۂ الفضل ایسے نیک دل شریف النفس اور منصف مزاج انسان کی وفات پر جس نے قومی اور مذہبی رشتوں اور بالائی سفارشوں سے بالا ہو کر عدل و انصاف کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کیا دلی رنج اور افسوس ظاہر کرتے ہوئے کرنل موصوف کے خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۵۷ء کے اداریہ میں صفحہ ۲ کے دوسرے کالم پر مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری کی بجائے مولانا محمد جعفر صاحب مانوی لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں اہم تقریر

مکرم محمد نذیر صاحب لائلپوری پرنسپل جامعہ احمدیہ ۲۸ فروری کو بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت وسطی میں "خلیفہ کیوں معزول نہیں ہو سکتا" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے احباب تشریف لا کر مستفید ہوں۔

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت وسطی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴